Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۵ شعبان ۱۳۹۷ھ ۲۳ وفا ۱۳۵۶ ہش ۲۳ جولائی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۶۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت گرمی کی وجہ سے ناساز ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی پندرہ بیس دن کے لئے اپنی صاحبزادی کے پاس جہلم تشریف لے گئی ہیں وہاں آپ کا پتہ یہ ہے :-

معرفت محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
پاکستان جیپ بورڈ فیکٹری۔ پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

ربوہ ۲۲ وفا آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کے باعث نمازِ جمعہ پڑھانے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ نمازِ جمعہ سے قبل آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا (التحریم آیت ۷) کی تفسیر کرتے ہوئے تربیتِ اولاد کی اہمیت پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔

آپ نے اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کو اسلام کی حفاظت اور اِس کے عالمگیر غلبہ کے لئے قائم کیا ہے۔ یہ امر ذہن نشین کرایا کہ دین کی حفاظت ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ وابستہ ہے اور ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کا انحصار اطاعت پر ہے اللہ تعالیٰ نے قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ فرما کر مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنے اندر اطاعت کا مادہ پیدا کریں اور نہ صرف اپنے اندر اطاعت کا مادہ پیدا کریں بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی اطاعت کا خوگر بنائیں کیونکہ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا بھی فرمایا ہے۔ آپ نے احمدی والدین کو اس طرف متوجہ کیا کہ وہ حضرت ابراہیم، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی اولادوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدم کرتے ہوئے اسلام کی حفاظت کرنے اور اسے دُنیا میں غالب کرنے کے لئے قربانیاں کرتی چلی جائیں آپ نے فرمایا کہ جو والدین اپنی اولادوں کو دین کا خادم بنائیں گے ان کی اولادیں دنیوی لحاظ سے بھی خسارہ میں نہیں رہیں گی کیونکہ خدمتِ دین کے نتیجہ میں دُنیا ان کی طرف خود بخود چلی آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کی دُنیا ان کے دین کے نیچے چھپا دی ہے (باقی صفحہ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان کے دِل میں حصولِ قربِ الٰہی کا ایک درد ہونا چاہیئے

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق استوار ہو

"خدا تعالیٰ کو تو اِس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ کہ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اِس میں فائدہ ہو گا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کار آمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا، نہ گاڑی میں جُتے گا، نہ زراعت کرے گا، نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آوے گا۔ ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دے گا ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہو گا تو خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہو گا۔ ایک پھل دار اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تاکہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہو گا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اِس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو اِس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ جو اس اصل غرض کو مدِّ نظر نہیں رکھتا اور رات دن دُنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنا لوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مُہلت دے کر واپس بُلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قُرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دُنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مُہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مُہلت اِس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اُٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اِسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۸، صفحہ ۲۸۹)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ وفا ۱۳۵۶ ہش
۲۳ جولائی ۱۹۷۷ء

"برطانیہ میں الوہیت مسیح کے متعلق دینی مجادلہ کا آغاز"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا اسی غرض میں یہ امر از خود مضمر تھا کہ عیسائیت کا غلبہ کالعدم ہو اور اس کی بجائے اسلام دنیا میں غالب آئے۔ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کے آغاز میں ہی جہاں اسلام کے دنیا میں غالب آنے کی بشارت دی وہاں ساتھ ہی عیسائیت کے دنیا سے نابود ہونے کی پیشگوئی بھی فرمائی اور اس ضمن میں رقم فرمایا:۔

"یہ عاجز بھی گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے .... میں آسمان سے اُترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔"
(فتح اسلام مطبوعہ ۱۸۹۱ء حاشیہ ص۱۴)

اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ نزول ملائکہ سے کیا مراد ہے حضور علیہ السلام نے ساتھ ہی یہ بھی واضح فرما دیا کہ نزولِ ملائکہ کی نمایاں تاثیرات کے تحت یورپ اور امریکہ کے لوگ رفتہ رفتہ تثلیث اور الوہیت مسیح کے عقیدہ سے بیزار ہو کر توحید کی طرف کھسکتے چلے آئیں گے اور بالآخر ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگ عیسائیت کو بکلی ترک کر کے اسلام کی آغوش میں آ جائیں گے اور اس طرح اسلام کا غلبہ اپنے کمال کو پہنچ جائے گا۔

اسی وقت سے ہی جبکہ آپؑ نے یورپ اور امریکہ میں عیسائیت کے نابود ہونے اور اسلام کے غالب آنے کی پیشگوئی فرمائی مخلوق پرستی کی ہیکل کی دیواروں میں دراڑیں پڑنی شروع ہو گئی تھیں یورپ اور امریکہ کے لوگوں کے دلوں میں تثلیث اور الوہیت مسیح کے بارہ میں شکوک و شبہات ابھرنے لگے تھے لیکن اس وقت وہ بہت دبے ہوئے تھے اور ابھی کھل کر سامنے نہ آئے تھے تاہم یہ شکوک و شبہات رفتہ رفتہ جڑ پکڑتے چلے گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ خود کلیسیا کی بنیادوں میں تزلزل کے آثار نمودار ہو گئے اور بعض بڑے بڑے نامی گرامی پادریوں اور بشپوں نے اپنے مضامین اور کتابوں میں عیسائی عقائد پر تنقید شروع کر دی۔ یوں تو کتابیں بہت لکھی گئیں جن میں الوہیت مسیح اور کفارہ کے عقائد کو غیر معقول قرار دیا گیا لیکن تین کتابیں خاص طور پر بہت تہلکہ مچانے کا موجب ہوئیں اور انھوں نے عیسائی عقائد کی بنیاد کو متزلزل کر کے رکھ دیا۔ ان کے مندرجات کا مختصر ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

ان میں سے پہلی کتاب برمنگھم (انگلستان) کے نامی گرامی بشپ ارنسٹ ولیم بارنز (Ernest William Barnes) کی تھی جو ۱۹۲۷ء میں "Should such a Faith Offend?" کے نام سے شائع ہوئی۔ اس عنوان کے معنے یہ ہیں کہ "کیا ایسا اعتقاد دل آزاری کا موجب ہو سکتا ہے؟" انھوں نے بشپ کے نہایت ممتاز عہدہ پر فائز ہونے کے باوجود الوہیت مسیح، کفارہ اور مسیح کے جی اٹھنے اور آسمان پر جانے کے عقائد کو ہدف تنقید بنایا۔ انھوں نے اس میں صاف صاف اور واضح الفاظ میں لکھا کہ مسیح ہرگز بھی خدا یا خدا کا بیٹا نہ تھا بلکہ وہ محض ایک انسان تھا لیکن دوسرے انسانوں سے ممتاز حیثیت کا مالک۔ انھوں نے کفارہ کے عقیدے کو بھی سراسر غیر معقول قرار دیا۔ پھر انھوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ بائیبل اپنی موجودہ شکل میں ہرگز الہامی نہیں ہے بلکہ اس میں تحریف ہوتی چلی آ رہی ہے۔

اس کے بعد دوسری کتاب ۱۹۶۷ء میں منظرِ عام پر آئی۔ اس کا نام تھا "Has the Church Failed?" یعنی "کیا کلیسیا ناکام ہو چکا ہے؟" یہ چودہ نامی گرامی پادریوں کے مضامین پر مشتمل تھی اور ان میں سے بعض نے اس حتمی رائے کا اظہار کیا کہ کلیسیا لوگوں کو مروجہ مسیحی عقائد پر پختگی کے ساتھ قائم رکھنے میں ناکام ہو چکا ہے اور وجہ یہ بیان کی کہ الوہیت مسیح اور کفارہ وغیرہ کے عقائد سراسر غیر معقول ہیں اور موجودہ سائنسی دور کا انسان انھیں درست قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

تیسری کتاب جو بہت ہیجان بپا کرنے کا موجب ہوئی وہ وُولِچ کے بشپ ڈاکٹر جان روبنسن کی کتاب تھی جو ۱۹۶۳ء میں "Honest to God" کے نام سے شائع ہوئی انھوں نے بھی اس کتاب میں مروجہ عیسائی عقائد پر کڑی تنقید کی اور لکھا کہ یہ عقائد موجودہ سائنسی دور میں ہرگز قابل قبول نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مروجہ عیسائیت کی بنیاد بعض مخصوص اصطلاحات پر ہے جو خدا کے ایک جسمانی وجود میں مقید ہونے کے خلاف تقدس کی آئینہ دار ہیں۔ ان اصطلاحات کی رو سے مسیح کو خدا قرار دے کر اور اسے جسم انسانی کے ساتھ آسمان پر پہنچا کر خدا کے دائیں ہاتھ تخت پر بٹھا دیا گیا۔ خدا کی ذات کے متعلق یہ اصطلاحی تصور اس قدر بعید از قیاس اور انوکھا ہے کہ خلائی پرواز کے موجودہ دور میں کوئی بھی معقول شخص اسے قبول نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ ایسے تصورات سے بیزار ہو کر دوسرے مذاہب کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ جب تک ہم خدا کی ہستی کے بارہ میں پوری دیانتداری سے کام لے کر ایسے اصطلاحی تصورات کو خیرباد نہیں کہیں گے اس وقت تک عیسائیت کے لئے معدوم ہونے کا خطرہ دور نہیں ہوگا۔ ڈاکٹر جان رابنسن کی یہ کتاب اس قدر مقبول ہوئی کہ پبلشرز کو ایک ماہ کے اندر اندر چھ ایڈیشن شائع کرنا پڑے اور پھر بھی اس کے سارے نسخے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے۔

خود عیسائی پادریوں اور نامی گرامی بشپوں کی طرف سے شائع ہونے والی ان اور ان جیسی دوسری کتابوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور مروجہ عیسائی عقائد بھڑکنے والی اس آگ میں بھسم ہوتے گئے اور اس طرح یورپ اور امریکہ میں سے عیسائیت کی صف لپیٹ کر رکھ دی گئی۔ اب وہاں کے لوگ محض برائے نام عیسائی کہلاتے ہیں ورنہ دلی اعتقاد کی رُو سے وہ عیسائی نہیں ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے دلوں پر فرشتوں کے نزول اور ان کی نمایاں تاثیرات کا سلسلہ برابر جاری ہے وہ عیسائیت سے یکسر بیزار ہو کر رفتہ رفتہ توحید کی طرف کھسکتے چلے آ رہے ہیں۔ فرشتوں کے نزول اور ان کی نمایاں تاثیرات کا ایک تازہ ثبوت حال ہی میں منظر عام پر آیا ہے جس کی وجہ سے علی الخصوص انگلستان میں ایک زبردست تہلکہ مچا ہوا ہے۔ وہ ثبوت یہ ہے کہ انگلستان کے چھ نامی گرامی پادریوں نے ایک کتاب "The Myth of God Incarnate" (یعنی انسانی جسم میں الوہیت کے حلول کا فرضی افسانہ) کے نام سے شائع کی ہے۔ جس کا چرچا اگرچہ پہلے ہی شروع ہو گیا تھا لیکن یہ یکم جولائی ۱۹۷۷ء کو فروخت کے لئے پیش کی گئی ہے۔ اس میں ان پادریوں نے بہت دلیری کے ساتھ الوہیت مسیح کے عقیدہ کو چیلنج کیا ہے۔ اس کتاب پر وہاں ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اس بارہ میں لندن کے روزنامہ "ٹائمز" نے اپنے ۲۹ جون ۱۹۷۷ء کے شمارہ میں "الوہیت مسیح کے متعلق دینی مجادلہ کا آغاز" کے زیر عنوان اپنے مذہبی امور کے نامہ نگار کلیفرڈ لونگلے (Clifford Longley) کی تحریر کردہ ایک خبر شائع کی ہے جس میں اس کتاب کے متعلق مذہبی حلقوں میں گرما گرم بحث کی کچھ تفصیل پیش کرنے کے بعد اس کے مندرجات کے بارہ میں لکھا ہے:۔

"انھوں نے (یعنی پادری صاحبان نے) اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے یا جو کچھ وہ دوسری کتابوں، مضامین اور لیکچروں میں لکھتے اور کہتے رہے ہیں وہ یہ ہے کہ مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دینا اور اسے تثلیث مقدس کا دوسرا اقنوم ٹھہرانا ایک ایسی زبان استعمال کرنے کے مترادف ہے جو اس زمانہ میں سراسر بے معنی ہو کر رہ گئی ہے۔" (دی ٹائمز لندن۔ بابت ۲۹ جون ۱۹۷۷ء)

نامہ نگار مذکور نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ڈاکٹر جان رابنسن کی کتاب کے بعد یہ کتاب الوہیت مسیح کے عقیدہ پر ایک اور ضرب کاری کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب ان حقائق کی موجودگی میں جبکہ گزشتہ ۸۶ سال کے دوران یورپ اور امریکہ کے لوگ رفتہ رفتہ عیسائی عقائد سے بدظن ہو کر انھیں خیرباد کہتے چلے آ رہے ہیں حتی کہ بڑے بڑے نامی گرامی پادری اور بشپ بھی ان عقائد سے بیزاری کے اظہار میں اب پیچھے نہیں ہیں۔ ان کی طرف سے شائع ہونے والی کتابوں میں عیسائی عقائد کو سراسر بے معنی قرار دینے کا سلسلہ برابر جاری ہے جس کی تازہ ترین کڑی چھ باختیار پادریوں اور عیسائی فضلاء کی وہ کتاب ہے جو "The Myth of God Incarnate" کے نام سے حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور جس نے مغرب میں ایک تہلکہ مچا کر رکھ دیا ہے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے دلوں پر فرشتوں کا نزول نہیں ہو رہا اور وہ اپنے ان گرزوں سے جو ان کے ہاتھوں میں ہیں صلیب اور مخلوق پرستی کی ہیکل کو نہیں کچل رہے۔ نزول ملائکہ سے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئی جو آپ نے آج سے ۸۶ سال قبل فرمائی تھی اس شان سے پوری ہوتی چلی آ رہی ہے کہ اس پر "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کی مثل صادق آئے بغیر نہیں رہتی۔ خدائی تقدیر کے بموجب اس کا پورا ہونا حتمی اور یقینی تھا۔ اسی لئے آپؑ نے اس کے بارہ میں یہاں تک تحدی فرمائی تھی کہ:۔

"چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔" (باقی ص۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفاظت قرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات

(محترم مسعود احمد خان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(۲)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں بھی حفاظت قرآن سے متعلق ایمان کو ایقان کے درجہ تک پہنچاتی ہے۔ اہل سنت اور اہل تشیع میں بخاری شریف کی ایک حدیث مابہ النزاع ہے لیکن اس کے متن میں تو سب کو اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں کاغذ اور قلم دوات لانے کے لئے ارشاد فرمایا تاکہ آپ کوئی وصیت لکھا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہ کہ اللہ کی کتاب ہمارے لئے کافی ہے۔ یہاں حضور پر نور کا منشاء تحریر سے تھا۔ اگر قرآن مجید تحریر نہ ہوا ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود حضرت عمرؓ سے فرماتے اے عمر! کیا بات کرتے ہو قرآن تو مکمل طور پر ابھی لکھا ہی نہیں گیا اور میں ایک مکمل تحریری وصیت اپنے پیچھے چھوڑنا چاہتا ہوں۔ دراصل حضرت عمرؓ بھی حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہ کہہ کر یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ جو کچھ حضورؐ نے قرآن کی صورت میں لکھوایا تھا کیا وہ کافی نہ تھا اور حضور انورؐ کا سکوت فرمانا ثابت کرتا ہے کہ قرآن مجید تحریری صورت میں بھی مکمل ہو چکا تھا اسی لئے حضورؐ نے مزید تحریری وصیت کو ضروری نہ سمجھا۔

مستشرقین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں جمع القرآن پر اس لئے شک کرتے ہیں کہ یہ روایت مختلف طریقوں سے آئی ہے۔ ہمارے لئے تو یہ تحقیق شدہ امر ہے کیونکہ یہ تمام واقعہ صحیح بخاری میں بیان ہوا ہے جو اصول حدیث کے مطابق اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ لیکن واٹ صاحب کہتے ہیں کہ طبقات ابن سعد میں کہیں یہ بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کی تجویز پر جمع القرآن کا حکم دیا اور کہیں ان کے اپنے خیال کا ذکر ہے اور کہیں جمع القرآن کا کام بتمام حضرت عمرؓ سے ہی منسوب ہے۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ تمام روایات میں جو متفق علیہ حصہ ہو اس کو قبول کر لیا جائے اور اس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمع القرآن ایک متفق علیہ امر بن جائیگا۔ حضرت زید بن ثابتؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ قرآنی وحی کی کتابت کرائی اس لئے ان کا اس کام میں نمایاں کردار بھی قرین قیاس ہے۔ لکھنے والے اور بھی تھے جیسے دارمی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حلقہ باندھے بیٹھے ہوتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو وحی لکھاتے تھے۔ معلوم ہوا کہ بیک وقت کئی حضرات لکھا کرتے تھے پھر دوسرے لوگ اپنے طور پر ان سے نقل کر لیتے تھے کیونکہ کنز العمال کی حدیث ہے کہ دیکھ کر پڑھنے کو زبانی پڑھنے پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فرض نماز کو نفل نماز پر ہے۔ اسی لئے مختلف لوگوں نے مختلف حصے لکھے ہوئے تھے اور قرآن مجید ایک جلد میں نہ تھا۔ اس وقت صحابہؓ کو اس کی چنداں ضرورت بھی محسوس نہ ہوئی۔ ایک تو خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس ان میں موجود تھے اور قرآن ابھی نازل ہو رہا تھا۔ دوم سب لکھنا پڑھنا بھی نہ جانتے تھے اور تیسرے یہ کہ اکثر کو قرآن مجید حفظ تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چھ ماہ کے اندر جنگ یمامہ میں کافی حفاظ شہید ہوئے تو صحیح بخاری کے مطابق حضرت عمرؓ کے کہنے پر یا جیسے دوسری روایات میں ہے خود حضرت ابوبکرؓ نے یا ان کی اجازت سے حضرت عمرؓ نے، جو بھی صورت ہو، اب قرآن مجید کو ایک جلد میں ایک ہی طرح کی لکھائی میں جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔

صحیح بخاری سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ کو کہا کہ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ قرآن لکھایا اس لئے اب تم ہی اس کو جمع کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ لکھے ہوئے کو جمع کرنا تھا کیونکہ وہ کہتے ہیں میں نے پھر اس کو تلاش کرنا شروع کیا اور سورہ توبہ کی آخری دو آیات مجھ کو کہیں نہ ملتی تھیں آخر حضرت خزیمہ انصاریؓ کے پاس مل گئیں۔ عبارت بتا رہی ہے کہ ان کو پتہ تھا کہ سورہ توبہ کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی آیات لکھائی ہیں لیکن اصل مقصد تو تحریر کو جمع کرنا تھا سو وہ بھی مل گئیں۔ غرض قرآن مجید کو ایک جلد میں لکھ کر خلیفۂ رسولؐ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ کے بعد دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور انہوں نے اپنے بعد وہ مستند نسخہ اپنی صاحبزادی حضرت ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا۔

مستشرقین اب یہ سوال کرتے ہیں کہ ایک مستند نسخہ لکھے جانے کے بعد حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں مزید کام کی کیا ضرورت تھی؟ گویا صحابہؓ کو اب بھی اطمینان نہ تھا اور ایک بار پھر نظر ثانی کو ضروری سمجھا گیا۔ یہ مستشرقین کی غلط فہمی ہے یا تجاہلِ عارفانہ۔ حفاظتِ قرآن میں ایک پہلو ابھی باقی تھا اور وہ اشاعتِ قرآن کا عظیم فریضہ تھا جس کی تقریب صحیح بخاری کے مطابق ایک صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اس رپورٹ پر پیدا ہوئی کہ انہوں نے آذربائیجان اور آرمینیہ میں عراقی اور شامی مجاہدین کو اختلافِ قرأت پر الجھتے دیکھا تھا بعض دفعہ یہ اختلاف اتنا شدید ہو جاتا کہ نوبت ایک دوسرے کی تکفیر تک پہنچتی اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورے سے اور اتفاق رائے سے مسلمانوں کو ایک ہی قرأت پر جمع کرنے کا فیصلہ کر لیا

عرب میں اس وقت بہت سی قرأتیں رائج تھیں۔ قرأتوں میں اعراب کا اور الفاظ کے مخرج کا اختلاف تھا۔ پس حضرت عثمانؓ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مستند نسخہ مستعار لے کر حضرت زید بن ثابتؓ رضی اللہ عنہ کو اپنے ہاں بلایا اور ان کے ساتھ قریش صحابہؓ کو مقرر فرمایا کیونکہ وہ خود قریش نہ تھے اور کہا کہ تم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو قرآن کا مستند نسخہ لکھا تھا اب اسی کی مستند نقلیں بھی تیار کر دو اور جہاں قرأت کا اختلاف پیدا ہو وہاں قریش کی قرأت کو ترجیح دو۔ اگر پھر بھی کوئی فیصلہ کرنا مشکل ہو تو میرے پاس آ جانا۔

اختلاف کس قسم کا ہوتا تھا اس کی ایک مثال ترمذی میں ابن شہاب کی روایت سے آتی ہے کہ لفظ تابوت کو بعض لوگ گول ت یعنی ۃ پر ختم کر کے تابوۃ کہتے تھے حضرت عثمانؓ نے اس کو لمبی ت کے ساتھ تابوت لکھنے کی ہدایت فرمائی۔ گویا الفاظ کا اختلاف نہ تھا آواز کا تھا۔ اسی قسم کے ایک اختلاف کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی پتہ چلتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ "حَتّٰی حِیْن" کو ہذیل کی قرأت میں ع کی طرح عَتّٰی حِین پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح نو مسلموں کو بھی پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ہدایت فرمائی کہ غیر ہذیل لوگوں کو جو "ح" کی آواز آسانی سے نکال سکتے تھے قریش کی قرأت میں حَتّٰی حِیْن پڑھائیں۔ گویا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے پیشرو کے فیصلہ کے مطابق ہی عمل کیا تھا۔ قریش کی قرأت کو ترجیح دینے کی کئی وجوہات ہیں۔ اوّل تو یہی کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی قرأت تھی اور آپ اسی میں نمازیں بھی پڑھا کرتے تھے اور اسی قرأت میں صحابہؓ کو قرآن مجید لکھاتے تھے۔ دوم یہ کہ قرآن مجید کا پہلا نزول اسی قرأت میں ہوا تھا۔ صحیح بخاری میں حضرت عثمانؓ کے یہ الفاظ آتے ہیں:

إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ۔

یعنی اگر تم میں اور زید بن ثابت میں کوئی قرآن کے بارے میں اختلاف ہو تو قریش کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرائت میں لکھنا کیونکہ وہ انہی کی قرأت میں نازل ہوا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس درخواست پر کہ تمام قبائل کو قرآن پڑھنا آسان ہو جائے حق تعالیٰ کی طرف سے دوسری قرأتوں کی بھی اجازت مرحمت ہوئی اور یہ اجازت ۲۱ سالِ نبوت میں آئی۔ گویا اوّل یعنی قرأتِ قریش نزولی بھی جبکہ باقی قرأتیں اختیاری ہیں۔ اب جبکہ تمام عرب مسلمان ہو چکا تھا اور آپس میں اختلاط بڑھ گیا تھا تو کوئی ضرورت نہ تھی کہ مختلف قرأتوں کو قائم رکھا جائے بلکہ قرآن مجید میں اختلاف پیدا ہو جانے کا ڈر تھا اور اس سے اُمت میں بھی اختلاف کا۔ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے جو ابوداؤد میں آتی ہے اور اس کی اسناد کو بالکل صحیح مانا گیا ہے ثابت ہے کہ حضرت عثمان رضؓ نے ان کو بلوایا اور فرمایا تھا کہ:۔

هٰذَا يَكَادُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا
قریب ہے ایسا کلمہ کفر پر
منتج ہو۔

یعنی قرأت کا اختلاف کرتے کرتے ایک دوسرے کو کافر کہنے لگیں۔

تیسری وجہ اتحادِ قرأت کی یہ تھی کہ تمام قرأتوں میں قریش کی قرأت افصح سمجھی جاتی تھی۔ جیسے فتح الباری میں ابوشامہ کی روایت میں ہے کہ اوّل نزول قریش کی قرأت میں تھا جو تمام عرب میں سب سے زیادہ فصیح تھی۔ یہی وجہ ہے کہ لبنان کی بیروت یونیورسٹی میں فقہ اللغت کے پروفیسر ڈاکٹر صبحی صالح اپنی کتاب دراسات فی فقہ اللغت میں لکھتے ہیں کہ تمام شعرائے عرب ماقبل اسلام بھی قریش کی قرأت میں شعر کہا کرتے تھے۔ جبکہ ان کا تعلق دوسرے قبیلوں سے بھی ہوتا تھا۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت قرأت پر عرب قبائل اور غیر عرب ممالک کو متحد کر دیا اور باقی قرأتوں میں قرآن مجید کے نسخوں کو جلا دینے کا حکم صادر فرمایا تو پھر جہاں کہیں بھی دوسری قرأتوں کا ذکر ہوگا وہ قابلِ اعتبار اور مستند نہیں ہونا چاہیے۔ خاص طور سے وہ نسخے جن میں الفاظ کی تبدیلی بیان کی جاتی ہے جیسے ابن ابی داؤد نے ایک تصنیف کتاب المصاحف کے نام سے دسویں صدی عیسوی میں تیار کر دی تھی جس کی بنیاد پر ہماری اس بیسویں صدی میں ایک مستشرق آرتھر جیفری نے Material for the study of the Tests of the Quran میں پندرہ اختلافی نسخوں کی نشاندہی کر دی مگر صحیح احادیث کی رُو سے تمام صحابہؓ کا اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزولی قرأت پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہو گیا تھا۔ اور پھر ان احادیث میں صرف اعراب یا مخرج کے اختلاف کا پتہ چلتا ہے جس میں لفظ نہیں بدلتے اور ان کے ایسے معنی بھی جو لغت میں ان سے متعلق ہوں ہرگز نہیں بدلتے۔ جیسے فتح الباری میں ابوشامہ کی بھی روایت میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں:۔

لِطَلَبِ تَسْهِيْلِ فَهْمِ
الْمُرَادِ كُلُّ ذٰلِكَ مَعَ
اتِّفَاقِ الْمَعْنٰى۔

یعنی اختلافِ قرأت
کی اجازت اس لئے تھی
کہ متفق معنی کو سمجھنے میں
آسانی ہو جائے۔

گویا الفاظ اور معنی میں کوئی اختلاف نہ تھا صرف طرزِ ادائیگی الفاظ جدا جدا تھی اسلئے صحابہؓ کے اس مبارک فیصلہ کے بعد کہ نزولی الفاظ کی طرح اب قرأت بھی نزولی اپنائی جائے کسی کو مناسب نہیں کہ ابن ابی داؤد کے جمع کردہ اختلاف کو آرتھر جیفری کی نقل میں درخورِ اعتنا سمجھے۔

دراصل عباسی دور میں جب خلق قرآن کا مناقشہ معتزلہ کی آزاد خیالی نے کھڑا کر دیا اور مامون الرشید نے اور اسکے بعد آنے والے بعض خلفاء نے بھی اس کی تائید کی تو پھر قرآن کو مخلوق ثابت کرنے کے لئے قرأتوں کی آڑ لیکر الفاظ کی تبدیلیوں کی روایات گھڑی جانے لگیں لیکن علمائے حق نے کبھی اس کو تسلیم نہ کیا اور آخر کار جب علمائے ربانی کے ذریعہ اس فتنہ کا علمی طور پر قلع قمع ہو گیا تو پھر ان وضعی روایات کی بھی قلعی کھل گئی۔ حتیٰ کہ ایک ایسے نسخہ کو جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منسوب تھا خلیفہ القادر باللہ کی مقرر کردہ مجلس علماء و فقہاء اور قضاۃ نے جلا دینے کا حکم دے دیا۔ بخاری کی ایک روایت سے جو کتاب التفسیر میں معوذتین سے متعلق ہے پتہ چلتا ہے کہ شاید حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ غلط فہمی ہو گئی کہ معوذتین قرآن مجید کا حصہ نہیں واللہ اعلم بالصواب لیکن جب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں پوچھا تو حضور پُر نور نے فرمایا کہ وہ قرآن مجید کا حصہ ہیں۔ پس کیسے ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پھر بھی ایک غلط بات پر قائم رہے ہوں گے۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اتقان میں حضرت علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پر معوذتین کو قرآن کا حصہ نہ سمجھنے کا بہتان لگایا جاتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مبدأ و معاد میں اپنا ایک کشف لکھا ہے جس میں ان کو بتایا گیا کہ معوذتین ہمیشہ قرآن مجید کا حصہ سمجھی گئیں۔

اس تمام تفصیل کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حفاظتِ قرآن ایک الٰہی تقدیر ہے اور اس کو سمجھنے کے لئے اسلام کی روحانی بصیرت سے آگاہی ازبس ضروری ہے لیکن افسوس کہ مستشرقین نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اسلام کی تعلیم کی رُو سے ہمارے آقا و مولا حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دائمی شریعت کے حامل ہیں اسلئے ضروری ہے کہ اس کی تاثیرات کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ ثابت ہوں اور ہمیشہ تائیداتِ الٰہیہ اس دینِ متین اور اس کی شریعتِ حقہ پر سایہ فگن رہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک روحانی نظام قائم فرمایا ہے جس کے مطابق قرآن مجید کی حفاظت اور اس کو آنے والے زمانوں تک محفوظ شکل میں پہنچانے کے کام کو خلفائے راشدین نے اور اُن کی ہدایت میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اپنا فرض سمجھا اور ان کا ایسا سمجھنا الٰہی منشاء کے مطابق تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خلافت کو قائم ہی اس لئے کرتا ہے کہ میراثِ نبوت کی حفاظت ہو سکے۔ جہاں نبوت کی برکات ہدایت کے سورج کے لئے آسمانِ روحانیت سے انتشارِ انوار کا موجب ہوتی ہیں وہاں برکاتِ خلافت اس ہدایت کے لئے تمکین علی الارض کا سامان بہم پہنچاتی ہیں۔ پس اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کا وعدہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ سعادت کے لئے ہی نہ تھا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جمع القرآن کے ذریعہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اشاعتِ قرآن کے ذریعہ جو حفاظتِ قرآن کے کارنامے سرانجام دیئے وہ بھی اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کے ہی شاندار مظاہر تھے کیونکہ اپنے خلفاء کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء الراشدین والمہدیین کہہ کر پکارا اور وہ مہدی اسی طرح بنے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پاک وجودوں کے ذریعہ اپنے کام کو دنیا میں بخیر و خوبی انجام تک پہنچایا اس لئے ان کے استخلاف فی الارض اور تمکینِ دین لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ اور لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمْ کہہ کر اپنی ذات سے منسوب فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اسلام میں حفاظتِ قرآن اور تمکینِ دین اور خلافتِ حقہ لازم و ملزوم حقیقتیں ہیں ۔

سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس وقت جو تعلیم الکتاب والحکمت ہو رہی ہے اور ایک قوم کو اس وقت بھی صحابہؓ کی طرح اللہ تعالیٰ بنانا چاہتا ہے۔ اس کی اصل غرض یہی ہے کہ تا قرآن شریف کا معجزہ ثابت ہو" (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء)

قرآن کریم کا علم اور اس کی حکمتوں سے آگاہی حاصل کئے بغیر وہ غرض پوری نہیں ہو سکتی جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ قرآن کریم کا اعجاز تو تبھی ثابت ہوگا جب ہم اس نور کو اپنے اندر جذب کر کے اپنے آپ کو صحابہ کی مانند بنا لیں۔ مجلس انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانات امام الزمان کے جاری کردہ طریق تعلیم الکتاب والحکمت کا ایک حصہ ہیں۔ ان میں شمولیت کو باعثِ سعادت سمجھئے۔

آئندہ امتحان ۲۳ اکتوبر کو ہوگا۔ نصاب یہ ہے:۔

ترجمہ پارہ ۱۸ نصف اوّل

کتاب "آسمانی فیصلہ" (دفتر سے دستیاب ہے)

اذان کے بعد اور مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کی دعائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اداریہ بقیہ صفحہ ۱)

وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تا کہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمول سے زیادہ نہ پایا تو تم یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔"

(فتح اسلام مطبوعہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۱، ۲۲)

مکرمہ جمیلہ حق صاحبہ	پشاور	۵۰/-
" قانتہ صاحبہ	"	۱۰۰/-
" اہلیہ صاحبہ کرنل اسلم صاحب	"	۳۰/-
" صاحبزادہ میجر مشتاق احمد صاحب بمعہ صاحبزادہ انیس احمد جان	پشاور	۵۱۳/-
" سردار ارباب صاحب	پشاور	۱۰/-
" مفتی حامد حسین صاحب	"	۳۰/-
" ناجرہ صاحبہ اہلیہ سعید صاحب	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ حبیب صاحب	"	۱۰/-
" فضل صاحب	"	۱۰/-
" مسرت صاحبہ و فرحت صاحبہ دختران نیاز قطب صاحب	پشاور	۲۵/-
" اہلیہ صاحبہ سیف الرحمن صاحب	پشاور	۱۰/-

میزان : ۴۲۱۵ — ۲۵

سابقہ وصولی : ۵۲۶۶۹ — ۰۰

کل وصولی ۱۹؍۶ تک : ۵۶۸۸۴ — ۲۵

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے برادر نسبتی مکرم کمانڈر عبدالرشید صاحب تاج کا دوبارہ اپریشن لندن کے ایک ہسپتال میں ہوگا۔ ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا ہے کہ ران ایک خط کے قریب کاٹ کر دوبارہ جوڑی جائے گی۔ احباب سے گزارش ہے کہ اپریشن کے کامیاب ہونے اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(کرم الدین ۔ لندن)

(۲) میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالمجید ٹھوکر کھا کر کے بازو کی ہڈی گر جانے سے ٹوٹ گئی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل و عاجل صحت دے۔ آمین!

(بشریٰ کریم ۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۳) خاکسار گزشتہ ۱۵ دن سے ورم جگر و معدہ کے باعث بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(الیکٹریشن نعیم احمد طاہر لیاقت آباد کراچی)

فہرست وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات (قسط نمبر ۱۵)

مہمان خانہ مستورات کے چندہ کی تفصیل کی قسط ۱۵ شائع کی جا رہی ہے یہ چندہ ۱۹-۶-۷۶ تک کا ہے اس کے بعد کی تفصیل آئندہ شائع کی جائے گی جو بہنیں چندہ دے چکی ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ مزید اپنے وعدے بڑھائیں اور اپنے چندہ میں اضافہ کریں اگر ہر بہن اپنے چندہ میں ڈیوڑھا اور دیدے تو بہت جلد خرچ کی ہوئی رقم پوری ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا کرے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مکرمہ سعیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ ملک عبدالرشید صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰/-
" صفیہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰/-
" صادقہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰/-
" عتیقہ سلطانہ " برکات احمد صاحب	"	۱۰/-
" فاطمہ صاحبہ " غلام احمد صاحب	"	۱۰/-
" امۃ السلام صاحبہ " حافظ محمد رمضان صاحب	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ کیپٹن احمد دین صاحب مرحوم	"	۲۰/-
" " افتخار احمد صاحب	"	۲۰/-
" شہزادہ عزیز صاحبہ اہلیہ عزیز احمد صاحب	"	۲۵/-
" رضیہ بیگم صاحبہ " چوہدری محمد دین صاحب	"	۲۵/-
" امتیاز اختر صاحبہ " بشارت احمد صاحب	"	۳۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ " نیاز محمد صاحب کریمی	"	۲۵/-
" اہلیہ بیگم صاحبہ " شیخ نذیر احمد صاحب	"	۱۰/-
" بشریٰ منور صاحبہ " منور احمد صاحب	"	۱۰/-
" ریحانہ تنویر صاحبہ " عبدالمجید صاحب	"	۲۰/-
" ساجدہ منیرہ صاحبہ " حبیب اللہ خان صاحب	"	۲۰/-
" نامدہ افغانی صاحبہ بنت	"	۲۰/-
" عالم بی بی صاحبہ اہلیہ محمد دین صاحب	"	۱۰/-
" نسیم پراچہ صاحبہ	"	۵۰/-
" امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ سراج الدین صاحب	"	۲۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۴۲/-
مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری علی اکبر صاحب	باب الابواب ربوہ	۵۰/-
" امۃ الحفیظ صاحبہ بنت امیر احمد صاحب	"	۲۵/-
" ناصرہ بیگم صاحبہ	"	۱۰/-
" امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب	"	۱۰/-
" محمدی بی بی صاحبہ	"	۵۰/-
" رسولاں بی بی صاحبہ	کنجاہ ضلع گجرات	۱۰/-
" نصرت صاحبہ	"	۲۰/-
" سردار اسلم صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۶۰/-
"	باب الابواب ربوہ	۲۳/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمود احمد صاحب	کھیوڑہ ضلع جہلم	۳۵/-
" " مسعود احمد صاحب	"	۲۰/-
" " عزیز احمد صاحب	"	۱۰/-
" " بقاء الدین صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	ہاندو ضلع گجرات	۱۰۰/-
"	پیر محل ضلع لائلپور	۱۰۷/-

مکرمہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ شفیع احمد صاحب	ڈسکہ سیالکوٹ	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۰/-
مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ	قاضی احمد ۔ نواب شاہ	۱۰۰/-
" ادراف حمیدہ خلیجی صاحبہ حسین مرحوم	قاضی احمد	۵۰/-
" امۃ اللہ قائم صاحبہ بنت عبدالقدیر صاحب	"	۵۰/-
" سیدہ بلقیس سمیع صاحبہ	"	۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ مستری محمد منیر صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۵/-
مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالقادر صاحب	ڈاہری ۔ نواب شاہ	۵۰/-
" امۃ القدیر صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب	"	۵۰/-
" پروین اختر صاحبہ	"	۱۰/-
" ام داؤدی صاحبہ	"	۱۰/-
" امۃ السمیع صاحبہ	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ محمد میاں صاحب	"	۴/-
لجنہ اماء اللہ	"	۵/-
"	وکیپور	۹۱۹/-
مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	احمد نگر	۲۰/-
مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ	فیکٹری ایریا شاہدرہ ۔ لاہور	۲۵/-
لجنہ اماء اللہ	"	۳۸/۲۵
مکرمہ خورشیدہ خانم صاحبہ	"	۵۰/-
لجنہ اماء اللہ	ڈینگر فارم	۵۵/-
مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ عبدالرشید دہلوی صاحب (مبلغ نجی)	دارالصدر جنوبی ربوہ	۲۵۰/-
لجنہ اماء اللہ	جہلم	۲۸۵/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ کیپٹن محمود احمد صاحب	پشاور	۱۰/-
" ماسٹر نورالحق صاحب	"	۱۰/-
" اسلم صاحب	"	۵/-
" عبداللہ خان صاحب	"	۲۰/-
" کرنل صفی الرحمن صاحب	"	۱۶/-
" لئیق احمد صاحب	"	۱۰/-
" میجر شکور صاحب	"	۱۰/-
" مالک صاحب	"	۲۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	
مکرمہ شاہدہ مرزا صاحبہ اہلیہ وارنٹ افسر جاوید صاحب	نیو کیمپ پشاور	۲۰/-
" اہلیہ صاحبہ عبدالاکبر ارباب صاحب	پشاور	۵۰/-
" " عبدالقدوس خان صاحب	"	۱۰/-
" نسیم شاہین صاحبہ	"	۳۰/-

وعدہ کنندگان سرائے خدمت فوری ادائیگی کی طرف توجہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی سالمیت کے خلاف کام کرنیوالوں کو سزائے موت دی جائے گی

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے مارشل لاء کے تین نئے ضابطے جاری کر دیئے

راولپنڈی ۲۱ر جولائی۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے آج مارشل لاء کے تین ضابطے جاری کئے ہیں جن میں دو کی خلاف ورزی کی انتہائی سزا موت اور تیسرے ضابطے کی خلاف ورزی کی سزا پانچ سال قید یا دس کوڑے مقرر کی گئی ہے۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے آج ضابطہ نمبر ۱۵ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص تحریر و تقریر کے ذریعے واضح یا غیر واضح اشاروں یا کسی اور ذریعے سے عوام یا عوام کے کسی طبقے کو صوبائی، طبقاتی یا لسانی بنیاد پر پاکستان کی علاقائی سالمیت یا انتظامی یکجہتی کے خلاف اکسائے گا، پراپیگنڈہ کرے گا یا کام کرے گا تو اس کی انتہائی سزا موت ہوگی۔

ضابطہ ۱٦ میں جسے آج ہی جاری کیا گیا ہے کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص مسلح افواج یا کسی دوسری فورس کو جو پاکستان میں قائم کی گئی اور موجود ہو یا اس کے کسی رکن کو کسی بھی طریقے سے فرائض سے منحرف کرنے یا حکومت یا چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے اس کی وفاداری کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا اسے انتہائی سزا سزائے موت دی جائے گی۔

ضابطہ نمبر ۱۷ میں کہا گیا ہے کہ جو شخص مسلح افواج یا قانون نافذ کرنے والے اداروں کے کسی رکن یا کسی دوسرے سرکاری افسر کا بھیس بدل کر خود کو افسر ظاہر کرے گا تو اسے زیادہ سے زیادہ پانچ سال قید یا دس کوڑوں کی سزا یا یہ دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں سے پولیس یا دوسری مسلح فورسز شامل ہیں جنہیں کسی قانون کے تحت قائم کیا گیا ہو اور جو اب تک قائم ہوں۔

پنجاب میں سیلاب اور بارشوں سے ۱۱۱۷ دیہات متاثر ہوئے

سب سے زیادہ نقصان ضلع جھنگ میں ہوا

لاہور ۲۱ر جولائی۔ پنجاب میں سیلاب اور بارشوں سے متاثر ہونے والے دیہات کی تعداد ایک ہزار ایک سو سترہ تک پہنچ گئی ہے صوبے کے دس اضلاع کا چھ لاکھ پچاسی ہزار پانچ سو ایکڑ رقبہ اور تین لاکھ اڑتالیس ہزار ایک سو ساٹھ نفوس کی آبادی سیلاب اور بارشوں کی زد میں آچکی ہے متاثرہ رقبے میں پچاسی لاکھ پانچ سو پنتالیس ایکڑ رقبے پر فصلیں کھڑی ہیں۔ بارہ ہزار دو سو اٹھاسی مکانات کو نقصان پہنچا ہے جبکہ ایک ہزار ایک چوہتر مکانات زمین بوس ہو گئے ہیں متاثرہ علاقوں میں مویشیوں کا اتلاف برائے نام ہے۔ سیلاب کی وجہ سے انسانی جانوں کے نقصان کی سرکاری طور پر ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

صوبائی ریلیف کمشنر کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق صوبے میں سیلاب اور بارشوں سے ضلع جھنگ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے ضلع کی تین تحصیلوں میں اب تک دو لاکھ چھبیس ہزار پانچ سو ایکڑ رقبہ اور نوے ہزار افراد متاثر ہوئے ہیں۔ صرف جھنگ تحصیل میں ایک لاکھ تیس ہزار ایکڑ سے زیادہ رقبہ سیلاب اور بارشوں کی زد میں آیا ہے ضلع گوجرانوالہ میں متاثرہ رقبہ ایک لاکھ چھبیس ہزار نو سو ایکڑ ہے اس میں تحصیل حافظ آباد کا اسّی ہزار دو سو ایکڑ رقبہ بھی شامل ہے شیخوپورہ کی تحصیل فیروزوالہ میں پچاسی ہزار دو سو ایکڑ رقبہ متاثر ہوا ہے سیالکوٹ میں سیلاب کا زیادہ اثر تحصیل شکر گڑھ میں ہے جہاں ۱۳۵۸۳۷ ایکڑ رقبہ اور چالیس ہزار چھ سو سے زائد نفوس متاثر ہوئے ہیں۔

حکومت نے متاثرہ علاقوں میں ۵۳ امدادی کیمپ قائم کئے ہیں جن میں سیلاب اور بارش کی وجہ سے اپنے گھروں کو خیرباد کہنے والے افراد کو پناہ دی گئی ہے کیمپوں میں گندم، آٹا، دال، گھی، نمک، اچار، مٹی کا تیل، صابن اور دیگر اشیائے ضرورت فراہم کی گئی ہیں۔ فوجی جوانوں اور امدادی کارروائیاں کرنے والے دیگر افراد نے مختلف اضلاع کے ۲۵۸ دیہات سے چالیس ہزار افراد کو ان کے گھروں سے نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں انسانوں اور مویشیوں کو امراض سے محفوظ رکھنے کے ٹیکے لگائے گئے ہیں اور علاج معالجہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

شمالی علاقوں میں طوفانی بارشیں

آسمانی بجلی گرنے سے چالیس افراد ہلاک

پشاور ۲۰ر جولائی۔ شمالی علاقوں حسن زئی، درہ خیل اور علاقہ اپر تناول کے دس دیہات میں آسمانی بجلی گرنے سے ۴۰ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ شمالی علاقوں میں زبردست بارش سے ایک درجن سے زائد مکانات بہہ گئے ہیں ان کے علاوہ پچاس پن چکیاں اور ایک لانچ بیلہ جھیل میں ڈوب گئی۔ اس لانچ کا مالک، ڈرائیور اور ایک مسافر ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ لانچ جھیل میں سفر کر رہی تھی کہ زبردست بارش شروع ہو گئی جس کی وجہ سے لانچ کو ایک پہاڑ کے دامن میں رکنا پڑا۔ بارش کے دوران اچانک آسمانی بجلی گری اور پہاڑ درمیان سے ٹوٹ کر لانچ پر آگرا۔ لانچ اور اس میں سوار تینوں افراد جھیل میں ڈوب گئے۔ اس پہاڑ کے گرنے کے ساتھ چھ مکانات بھی جھیل میں آگرے ان کے مکین اور اثاثہ سب غرق ہو گیا۔ بجلی گرنے سے بہت سی بھینسیں اور دوسرے جانور بھی ہلاک ہو گئے۔

(روزنامہ "مشرق" ۲۱ر جولائی ۱۹۷۷ء صفحہ اوّل)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

اگر وہ تربیت اولاد کے ضمن میں اپنا فرض کمال خوش اسلوبی سے ادا کریں گے تو وہ انہیں آگ سے بچا کر ابدی جنتوں کا وارث بنائیں گے۔ اور اس سے بڑھ کر اور کوئی خوش نصیبی نہیں ہو سکتی کہ وہ اور ان کی اولادیں جنت کی وارث قرار پائیں۔

آخر میں آپ نے انہیں اس طرف بھی توجہ دلائی کہ دنیا میں ایک فساد کی آگ بھی ہوتی ہے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو فساد کی آگ سے بچانا بھی ضروری ہے۔ اس آگ سے بچنے کے لئے قانون کا احترام اور اس کی پوری پوری پابندی ازبس ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا خود احباب جماعت بھی جانتے ہیں اور دنیا بھی جانتی ہے کہ قانون کی پوری پوری پابندی اور اس کا خصوصی احترام احمدیوں کا ایک مستقل شعار ہے اور وہ کبھی اپنے اس شعار پر حرف نہیں آنے دیتے۔ وہ فتنہ و فساد سے بچنے کی خاطر اپنے حقوق کو خدا کے حوالے کر دیتے ہیں اور قانون کے ہر طور پابند رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دنیا میں فتنہ و فساد کی آگ سے اور اگلے جہان میں دوزخ کی آگ سے بچائے اور ہم اس کی نگاہ میں اس کی رضا کی جنتوں کے وارث قرار پائیں۔

درخواستِ دعا

مورخہ ۴، ۵ر جون کی درمیانی شب خاکسار کی دکان مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار لائلپور کو آگ لگنے کی وجہ سے لاکھوں روپے کا نقصان ہو گیا ہے جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صبر کی توفیق عطا کرے اور اپنی جناب سے اس نقصان کی تلافی فرماوے۔ آمین

خاکسار طالب دعا شیخ بشیر احمد

ملتان ڈویژن کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری

جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)

چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۳۸۸۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴